

افکارِ فردوس

نتیجۂ فکر

مولانا الشاہ محمد تبارک الحسن تبارکؔ نوری ابو العلائی تیغی اشرفی
بانی و مہتمم دار العلوم تیغیہ حبیبیہ
وخانقاہِ قادریہ، یوسف پور، لعل گنج، ویشالی (بہار)

ناشر
صوفی الحاج الشاہ عبد الوحید صاحب رضوی تیغی
بھوانی پٹنہ، اڑیسہ

حمد باری تعالیٰ

قلب دونوں جہاں کی صدا ایک ہے
ہر کسی کا یقیناً خدا ایک ہے
بخش دے میرے مولیٰ بصدقے نبی
تیرے بندوں کے لب پہ دعا ایک ہے
لائق حمد ہے تیری ذات عظیم
ذرہ،ذرہ میں بس تو بسا ایک ہے
بہ وسیلے شہ انبیاء بالیقیں
خالق بحر و بر جو مِلا ایک ہے
کرنہ شرمندہ محشر میں ربِ جہاں
بس گنہگار کی التجا ایک ہے
دے رہا ہے صدا یہ قرآنِ عظیم
فانی ہر چیز ہے پر بقا ایک ہے
اے تبارکؔ نہاں و عیاں چیز کو
کوئی دیکھے نہ دیکھے دیکھتا ایک ہے

مدینہ شریف میں

واللہ کیا سماں ہیں مدینہ شریف میں
ہر پھول خوشنماں ہیں مدینہ شریف میں
آمد سے جن کی بیٹیوں کو زندگی ملی
وہ رحمتِ جہاں ہیں مدینہ شریف میں
کھلتے ہیں جہاں روز حسنی حسینی پھول
وہ ایسا گلستاں ہیں مدینہ شریف میں
سر دے کے ابن فاطمہ نے کہہ دیا ابھی
موجود نانا جاں ہیں مدینہ شریف میں
نازل ہوا ہے جن پہ قرآن کے پارے
وہ صاحب قرآں ہیں مدینہ شریف میں
اے غمزدوں چلو تو سہی ہند نگر سے
ایسی بے کساں ہیں مدینہ شریف میں
فکر الم کرے کیوں تبارکؔ حسن، میرا
جب درد کے درماں ہیں مدینہ شریف میں

پَل میں تلوار بنا ڈالا

صحرا کو مصطفیٰ نے گلزار بنا ڈالا
منگتا کو بھی جہاں کا سردار بنا ڈالا
اُس ذاتِ مقدس کی رفعت ہو بیاں کیسے
ٹہنی کو جس نے پل میں تلوار بنا ڈالا
جِس کا بھی دل ہے روشن ماں باپ کی الفت سے
اُس کو ارم کا رب نے حقدار بنا ڈالا
خواجہ سنجر کو ایک چشم عنایت سے
بھارت کا شہ دیں نے مختار بنا ڈالا
سمجھے نہ کوئی مجھ کو بے کس میرے نبی نے
غوث الوریٰ کو میرا مددگار بن ڈالا
نسبت مرشد نے ہم عاشق نبی کو
خواجہ کے میکدے کا میخوار بنا ڈالا
حسان کے مصرعے کا یہ فیض ہے تبارکؔ
جو نعت مقدس کے اشعار بنا ڈالا

وہ لخت جگر کھیل رہا ہے

اِدھر کھیل رہا ہے نہ اُدھر کھیل رہا ہے
بی آمنہ کے در پہ قمر کھیل رہا ہے
جس شہر مقدس میں ہیں سرکار مدینہ
باغ بہشت میں وہ نگر کھیل رہا ہے
سائے میں خنجروں کے ہاں ابن علی کا
چھ ماہ کا وہ لخت جگر کھیل رہا ہے
ظلم و ستم کی گود میں وہ بیٹھ کر دیکھو
بی فاطمہ کا نور نظر کھیل رہا ہے
انجام دیکھ لینا تو محشر میں اے نجدی
ناموسِ رسالت سے اگر کھیل رہا ہے
بصدقہ غوث الوریٰ آغوشِ نور میں
خواجہ کا وہ اجمیر نگر کھیل رہا ہے
بفیض خواجہ صحن جگر میں اے تبارکؔ
نعت نبی پڑھنے کا ہنر کھیل رہا ہے

فرشتوں کی بارات مدینے میں

ہوتی ہے سدا رم جھم برسات مدینے میں
بٹتی ہیں رحمتوں کی سوغات مدینے میں

کلامِ اہلِ دل ہے فرمانِ خدا ہر دم
رہتی ہیں فرشتوں کی بارات مدینے میں

خاکِ درِ طیبہ کو میں سُرمہ بنا لوں گا
مل جائے مقدر سے اک رات مدینے میں

کعبے کا یہ ہے کعبہ اے زاہد ذرا سن لے
قابو میں تو رکھ اپنی جذبات مدینے میں

دربارِ مصطفیٰ کی ہمیں حاضری کے بعد
حرماں نصیب کرنا پھر بات مدینے میں

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کے ہیں رمز عیاں سب پر
ہو جائے گی تبارکؔ نجات مدینے میں

نعت سنانا شروع کیا

جب سے نبی کی نعت سنانا شروع کیا
تو قسمت خوشی کے پھول لٹانا شروع کیا
آئے نبی تو جن و ملک نے خدا قسم
صَلِّ عَلٰی کا نغمہ سنانا شروع کیا
سویا درود پڑھ کے تو پھر رحمت خدا
سویا نصیب میرا جگانا شروع کیا
بھاگے یزید چھوڑ کر میدان کربلا
شیر علی نے تیغ چلانا شروع کیا
رب کے ولی سے جلنے لگے جب سے نجدیا
تیغ علی کا عرس منانا شروع کیا
آئے سلامی دینے قمر آسمان سے
ماں کے قدم کو جب سے دبانا شروع کیا
ابر کرم برسنے لگا مجھ پہ تبارکؔ
تیغ علی کے در پہ جو جانا شروع کیا

بات شاہ مدینہ کی چلنے لگی

رحمت حق جھما جھم برسنے لگی
بات شاہ مدینہ کی چلنے لگی
جس جگہ پہ نبی نے قدم رکھ دیا
وہ جگہ خوشبوؤں سے مہکنے لگی
وجد میں نعت شہ جب کسی نے پڑھا
ہر کلی میرے دل کی چٹکنے لگی
جب زباں پہ محمد کا نام آگیا
زلف تقدیر میری سنورنے لگی
تذکرہ جب چلا شہر سرکار کا
تو روحِ ایمان میری مچلنے لگی
یہ بھی فیضانِ احمد رضا ہے کہ اب
شاعری رفتہ ، رفتہ چمکنے لگی
آمدِ مصطفیٰ سے تبارکؔ حزیں
شمع کفر فوراً ہی بجھنے لگی

اب کسی کا لعاب کیا ہوگا

حُسن جو ہی گلاب کیا ہو گا
اُن کے جیسا شباب کیا ہو گا
جو ہوا مصطفیٰ کی آمد پر
ویسا اب انقلاب کیا ہو گا
جو چمک ہے نبی کی صورت میں
تجھ میں اے آفتاب کیا ہو گا
کھارے پانی کو جو کرے میٹھا
اب کسی کا لُعاب کیا ہو گا
جو بھی قائل نہیں وسیلے کا
وہ بھلا کامیاب کیا ہو گا
ثانیٔ غوث جب نہیں ملتا
پھر کوئی بوتُراب کیا ہو گا
مثل خواجہ نہیں زمانے میں
پھر نبی کا جواب کیا ہو گا
اے تبارکؔ غلامِ آقا پر
روز محشر عذاب کیا ہو گا

دل کو طیبہ بنا لیا جائے

بزمِ سرکار سجا لیا جائے
دل کو طیبہ بنا لیا جائے

دیو کے بندے بھاگ جائیں گے
نام احمد رضا لیا جائے

ہو گا شاداب گلشنِ عقبیٰ
ماں کی ہر دم دعا لیا جائے

ہم ہیں مجرم ہے بھی دامن میں
شاہِ طیبہ چھپا لیا جائے

دشمنانِ رسولِ اکرم سے
دین و ایماں بچا لیا جائے

جیتے جی یا نبی تبارکؔ کو
شہرِ طیبہ بلا لیا جائے

سر کو جھکایا ھی نھیں

یادِ سرکار سے جو دل کو سجایا ہی نہیں
باغ فردوس میں گھر اپنا بنایا ہی نہیں

بالیقیں زیست ہے بے نور ہمیشہ اس کی
عشق سرکار میں جو خود کو مٹایا ہی نہیں

لذت خلد بھلا کیسے میسر ہو اُسے
ماں کے پاؤں کو کبھی جس نے دبایا ہی نہیں

کیسے اصغر کی طرح ہو گا دُلارا اُس کا
پڑھ کے جو نعتِ نبی دودھ پلایا ہی نہیں

اس کے سجدے پہ فدا خود ہے وہ رب کعبہ
جس نے سجدے سے کبھی سر کو اٹھایا ہی نہیں

سر کٹایا ہے مگر ابن علی نے لوگوں
ظلم کے آگے کبھی سر کو جھکایا ہی نہیں

مثل شبیر کوئی کیسے تبارکؔ ہو گا
جس نے اولاد کو قرآن پڑھایا ہی نہیں

مدینہ بلانے والے ھیں

جو یادِ نور میں جلسہ سجانے والے ہیں
اُنہیں رسول مدینہ بلانے والے ہیں

ہے بابِ خلد کھلا با خدا اُسی کے لئے
نبی کے عشق میں جو جاں لٹانے والے ہیں

مجال کس کی ہے اُس کو مٹائے جو ہر دم
علی کے نام کا جھنڈا اٹھانے والے ہیں

کوئی نہ مردہ ہے سمجھے اُن کے دیوانے
جہانِ کفر میں ہلچل مچانے والے ہیں

چلے ہیں جو بھی مٹانے رضا کے مسلک کو
اُسے تاج الشریعہ مٹانے والے ہیں

نصیب کا ہے دھنی بالیقین وہ بیٹا
جو اپنی اما کا پاؤں دبانے والے ہیں

لبوں کو چومتی ہے چاندنی اُسے ہر دم
جو نعت شہ کی تبارکؔ سنانے والے ہیں

دوسری پھچان نھیں ھے

ہر پھول کی تقدیر میں گلدان نہیں ہے
ہر آدمی نصیب کا دھنوان نہیں ہے

توہین رسالت کا جو بھی مرتکب ہوا
وہ لاکھ کرے وجدے مسلمان نہیں ہے

جنات و شیاطین کا مرکز ہے وہ بے شک
جس کے بھی گھر میں جلوہ قرآن نہیں ہے

اہل سنن کے واسطے از مسلک رضا
بہتر کوئی بھی دوسری پہچان نہیں ہے

ہے خوب عیاں میرے رضاخاں کے علاوہ
بھارت میں کوئی دوسرا احسان نہیں ہے

قائل نہیں وسیلے کا جو شخص تبارکؔ
یہ سچ ہے کہ وہ صاحب ایمان نہیں ہے

واقعی تم جان جاں ہو

تم امین کارواں ہو تم سے اچھا کون ہے
خلق کے تم رہنما ہو تم سے اچھا کون ہے

ماہ و انجم نے لیا صدقہ تمہارے حسن کا
تم شہ کون و مکاں ہو تم سے اچھا کون ہے

جا نہیں سکتے ہیں جس گاہ پہ روحُ الامین
میرے آقا تم وہاں ہو تم سے اچھا کون ہے

اُس جگہ دینے سلامی روز آتے ہیں مَلک
جلوہ فرما تم جہاں ہو تم سے اچھا کون ہے

مانا کہ بہت خوب ہے خوشبو گلاب کی
تم تو روحِ گلستاں ہو تم سے اچھا کون ہے

اہلِ دل اہل نظر اہل وفا نے کہہ دیا
واقعی تم جان جاں ہو تم سے اچھا کون ہے

روز محشر ہر کوئی دے گا تبارکؔ یہ صدا
شافع محشر کہاں ہو تم سے اچھا کون ہے

شب جائیے که من بودم

اَتی سُندر اَتِی اُتم شب جائے کہ من بودم
جہاں ہیں رب کے پریتم شب جائے کہ من بودم
ہے جِس کی جیوُت کن کن میں بسا ہے جو سبھی من میں
ہے اُس کا رُوپ سُندرم شب جائے کہ من بودم
جھما جھم نور کی وَرشا جہاں ہوتی ہے ہر لمحہ
جہاں کا شِیتل ہے موسم شب جائے کہ من بودم
بہایا پَریم کا ساگر جو باندھا پیٹ پر پتھر
اَٹل تھا جس کا ہر نَیَّم شب جائے کہ من بودم
جلایا گیان کی جیوتی لٹایا پیار کا موتی
ہے جس کا روپ منُورم شب جائے کہ من بودم
اٹھائی ظلم کی اَرتھی بجھائی پاپ کی اَگنی
جگت کے جو ہیں گرو تم شب جائے کہ من بودم
نبی ممتا کرونا نرمتا عشق و محبت کا
تبارکؔ سُندر رہے سنگم شب جائے کہ من بودم

چھاگئے سارے عالم پہ ابر کرم

چھا گئے سارے عالم پہ ابر کرم
نور برسا جھما جھم خدا کی قسم
شہر یار ارم تاج دار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
مَرحَباصَلِّ عَلٰی آ گئے نور خدا

ہیں بہتر خدا کی قسم با وصول
نور چشم علی ہے وہ جان بتول
کتنے بکھرے ہوئے ہیں مدینے کے پھول
کربلا تیری قسمت پہ لاکھوں سلام
مَرحَباصَلِّ عَلٰی آ گئے نور خدا

یہ مکین و مکاں یہ زمین و امن
لہلہاتا رہے الفتوں کا چمن
میرے استاذ ماں باپ بھائی بہن
اہل و لد اسیرت پہ لاکھوں سلام
مَرحَباصَلِّ عَلٰی آ گئے نور خدا

علم و حکمت کے ہے وہ نورانی شہر
جانتے ہیں بخوبی یہ اہل ہنر
جس نے پیدا کئے کتنے لعل و گُہر
حافظ دین و ملت پہ لاکھوں سلام
مَرحَباصَلِّ عَلٰی آ گئے نور خدا

ماہ رمضاں کی ہے فضیلت بڑی
رحمت حق برسنے لگی ہر گھڑی
جس نے روزہ رکھی اور تراویح پڑھی
اس مسلماں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
مَرحَباصَلِّ عَلٰی آ گئے نور خدا

گل باغ طریقت کے ہیں وہ کلی
آپ غوث زماں رب کے پیارے ولی
اے تبارکؔ میاں، شاہ تیغ علی
ان کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام
مَرحَباصَلِّ عَلٰی آ گئے نور خدا

★★★★★

شہر مدینہ دیکھ لیں گے

مجھ سے مت پوچھو کیا کیا دیکھ لیں گے
عرش اعظم کا زینہ دیکھ لیں گے
گر نصیبہ مدینہ لے جائے اگر
حسن جنت کا نقشہ دیکھ لیں گے

عشق وایماں کی صدا کیسے ہو مجھ سے ادا
وصف ہو کیسے بھلا جس پہ ہے جنت فدا
سیر جنت اسے ہو قضا سے قبل
جو بھی شہر مدینہ دیکھ لیں گے

سرور دونوں جہاں آگئے نور خدا
چوم کے ان کی جبیں بی حلیمہ نے کہا
بھول جائیں گے حسن جنت سبھی
جو بھی نورانی جلوہ دیکھ لیں گے

راہ کی ساری بلا پل میں ہو جائے جُدا
رحمت رب جہاں خوب برسے گی سدا
جاتے جاتے جو گھر سے پردیس کو
اپنی امی کا چہرہ دیکھ لیں گے

نجد کے بندے بولے آج میں جاؤں کہاں
شاد ہیں سنی سبھی قادری چشتی وہاں
روز محشر شفاعت کا اے دوستوں
اُن کے سر پہ جو سہرا دیکھ لیں گے

مسکرائیں گے سبھی سنی ورضوی پیارے
پھیرے گا مارا مارا نجد کے بندے سارے
جب ید شہ میں آب کوثر کا وہاں
اے تبارکؔ جو پیالہ دیکھ لیں گے

★★★★★

جام کوثر پلایا مزہ آگیا

میرے محبوب رب اس گنہگار کو تونے در پہ بلایا مزہ آگیا
سوئی تقدیر میری میرے مصطفیٰ تونے پل میں جگایا مزہ آگیا

سنی رضوی و چشتی مچلنے لگے
دیکھ کر سارے نجدی ترسنے لگے
روز محشر مجھے میرے سرکار نے جام کوثر پلایا مزہ آگیا

ہے فدا جبکہ تجھ پہ زمیں آسماں
تیری عظمت کرے کوئی کیسے بیاں
حشر کے دھوپ میں اے میرے دلرُبا تونے کملی اوڑھایا مزہ آگیا

سن کے نجدی کو فوراً بخار آگیا
چہرہ سنیت پہ نکھار آگیا
مسلک اعلی حضرت کا جب جھوم کر تونے نعرہ لگایا مزہ آگیا

یاد شاہ مدینہ مچلنے لگی
سوئی تقدیر میری چمکنے لگی
بزم سرکار میں جب تبارکؔ حزیں نعت احمد سنایا مزہ آگیا

دعا مانگتا ہوں

نہ پوچھو خدا سے میں کیا مانگتا ہوں
درِ مصطفیٰ پہ قضا مانگتا ہوں
ہر اک آن اُن کی عطا مانگتا ہوں
مدینے کی ٹھنڈی ہوا مانگتا ہوں
نہ اترے کبھی بھی جو اک بار پی لے
وہی حشر تک میں نشہ مانگتا ہوں
میری موت آئے تو شہر نبی میں
یہی روز و شب میں دعا مانگتا ہوں
سبھی بیٹیوں کے لئے میں خدا سے
فقط چادر فاطمہ مانگتا ہوں
بطفیل تیغ علی شاہ تجھ سے
میں قادری سلسلہ مانگتا ہوں
چلتے تھے جس پہ میرے غوث اعظم
تبارکؔ وہی راستہ مانگتا ہوں

اس کی ہر خدائی ہے

باغ خلد کی نعمت بس اُسی نے پائی ہے
جان جس نے کربل میں دین پہ لٹائی ہے

زندگی حقیقت میں بس اُسی نے پائی ہے
مصطفیٰ کے قدموں میں جس کو موت آئی ہے

رکھ لیا بھرم تیرا آمنہ کے دلبر نے
ناز کر حلیمہ تو مصطفیٰ کی دائی ہے

اس کی یا نبی قسمت رب نے جگمگائی ہے
جس نے آج کی محفل اس قدر سجائی ہے

ہوش میں نہ آئے گا حشر تک وہ دیوانہ
تیغ علی نے آنکھوں سے جس کو بھی پلائی ہے

مجھ کو میرے مرشد نے بات یہ بتائی ہے
جو نبی کا ہو جائے اس کی ہر خدائی ہے

کوئی غوث ہے کوئی اے تبارکؔ خستہ
ان کے عشق نے عظمت کس قدر بڑھائی ہے

دلوں کی کلی

جو بزم نبی کو سجانے چلے ہیں
وہ فردوس میں گھر بنانے چلے ہیں

جو بزم نبی میں ہیں شیدا یقیناً
وہ سویا مقدر جگانے چلے ہیں

درودِ مقدس کی خوشبو سے اپنے
دلوں کی کلی وہ کھلانے چلے ہیں

گھروں سے جو محفل میں ہیں آنے والے
وہ ابر کرم میں نہانے چلے ہیں

نبیٔ مکرم کے صدقے دیوانے
خواجہ کا نعرہ لگانے چلے ہیں

دھولائیں گی حوریں دہن اے تبارکؔ
جو نعت نبی گنگنانے چلے ہیں

شفا کا دیا ہوئی جالا

جو یاد نبی میں بیمار ہوئی جالا
تَ اُن کر نصیبہ بیدار ہوئی جالا

اُنگلی نبی توہری ایسن با پیاری
کہ دیکھتے چندرما دو پار ہوئی جالا

اعجاز نبی باکہ جنگ بدر میں
سُوکھی ٹہنی تلوار ہوئی جالا

سچ باکہ محفل میں وقت قیام
پاؤں سے نجدی لاچار ہوئی جالا

نام رضا سن کے نجدی وہابی
محفل سے فوراً فرار ہوئی جالا

نعت نبی سن کے نجدی کو فوراً
حد سے بھی زیادہ بخار ہوئی جالا

یثرب کی دھرتی شہ دیں کے صدقے
تبارکؔ شفا کا دیار ہوئی جالا

روپ انوکھا ان کر

کِھل کے چمپا اور جوہی مُشکبار ہوگئل
اُن کی آمد سے جہنوا اُجیار ہوگئل

دائی حلیمہ کی چمکی جھونپڑیا
رحمت کے ہر سو برسے بدریا
اُن کے جلوہ سے منور جگ اُجیار ہوگئل

رُوپ انوکھا اُن کر من کو لُبھائے
روز دوشنبہ شہر مکہ میں آئے
مثل جنت آمنہ کے گھر دُوار ہوگئل

نوری سَونوا برسے دیکھ چھو اور ہو
نور نبی کے صدقے بھیلے اجور ہو
چمن ہستی ہمرے پل میں لالہ زار ہوگئل

تیغ علی کا جو بھی بھیلے دیوانہ
برسے لا رحمت ان کے گھر میں روزانہ
سوئی قسمت اے تبارکؔ بیدار ہوگئل

ہم ہو جیبے مدینہ

منوا کے بولے سُوگنوا ہو ہم ہو جے بے مدینہ
پیارے نبی کے انگنوا ہو ہم ہو جے بے مدینہ

جب جب آویلا حج کا مہینہ
تُوہری جُدائی میں ترسے لا سینہ
بھائے نہ گھروا انگنوا ہو ہم ہو جے بے مدینہ
لاگے لا حُورن کے ہر دم بزریا
شہر مدینہ میں آٹھوں پہریا
رحمت کے برسے سونوا ہو ہم ہو جے بے مدینہ
بگیا میں کُہہ کُہہ بولے پپیہرا
برسے نین موری ترسے لا جیرا
جِیا نہ مانے کہنوا ہو ہم ہو جے بے مدینہ
نعت نبی جب تبارکؔ پڑھے لا
بزم نبی میں سنی جھومے لا
نجدی کے بھائے نہ منوا ہو ہم ہو جے بے مدینہ

★★★★★

چلَ دیکھے مدینہ

برسے لا نوری سَونوا ہو چل دیکھے مدینہ
جہاں بسے عربی سجنوا چل دیکھے مدینہ
موسم سُہانہ با رُت البیلا
چھوڑَ اِی گھروا کے سارا جھمیلا
مانی لَ ہمرو کہنوا ہو چل دیکھے مدینہ
رتیا میں تَنی کو نیندیو نہ آئے
کوٹھا اَٹریا تَنکو نہ بھائے
دیکھی لے اک ہی سپنوا ہو چل دیکھے مدینہ

بِرہا کی اَگنی من کو جلائے
جب کہو بھارت سے طیبہ کو جائے
برسے لِی ہمری نینوا ہو چل دیکھے مدینہ
منوا کے پنچھی اُڑی ، اُڑی جائے
تبارکؔ جے نعت احمد سنائے
کھل جائے من کے چمنوا ہو چل دیکھے مدینہ

ماں کی خدمت

جسم مہکے سراپا جاں مہکے
گل جنت سے میری ماں مہکے

ہے دعا اے خدا سبھی مائیں
شجر طُوبیٰ کے درمیاں مہکے

ہے جہاں تک بہشت کی خوشبو
سب کی مائیں وہاں ، وہاں مہکے

بادِ جنت سے ہر گھڑی اُن کا
آخری ، آخری مکاں مہکے

تیرے جانے کے بعد بھی تجھ سے
میری الفت کا آستاں مہکے

ماں کی خدمت سے اے ابو نعمتؔ
تیرا ہر شعر بے گماں مہکے

بچے کی ولادت

میرا گھر بار چمکانہ مبارک ہو نئے مہماں
میرے آنگن میں مسکانہ مبارک ہو نئے مہماں

بنادے باعث برکت اسے ماں باپ کی خاطر
دعا ہے رب سے روزانہ مبارک ہو نئے مہماں

تیری آمد سے ہر سو چاندنی پھیلی میرے گھر میں
بہت عمدہ تیرا آنا مبارک ہو نئے مہماں

تمہارے اہل خانہ اور تیرے ماں باپ کو ہر دم
تیرا آنا تیرا ہنسنا مبارک ہو نئے مہماں

ہمارے خالق اکبر ہمارے غوث اعظم کا
بنادے اس کو دیوانہ مبارک ہو نئے مہماں

تبارک بھی تیری آمد پہ لے کے آج آیا ہے
محبت کا یہ نذرانہ مبارک ہو نئے مہماں

مٹی کا گھر

ہر کسی نے سمجھا ہے ہر کسی نے جانا ہے
چھوڑ کر جہاں اک دن ہر کسی کو جانا ہے

مٹی سے بنا ہے تو پھر غرور کیسا ہے
مٹی تیری چادر ہے مٹی ہی بچھونا ہے

مت غرور کر اپنی دولت و حویلی پر
مٹی کا ہے گھر تیرا مٹی ہی ٹھکانہ ہے

مت لگاؤ ہونٹوں سے تم شراب کی بوتل
صورت، شہ دیں کو قبر میں دیکھانا ہے

دید ہوگی آقا کی بالیقین برزخ میں
بس یہی حقیقت ہے موت اک بہانا ہے

کر گناہوں سے توبہ اے تبارکؔ خستہ
خلد میں ہمیشہ گر تجھ کو مسکرانا ہے

الوداع رمضان المبارک

خلد بریں کی رونق و نعمت ابھی نہ جا
یعنی بہار گلشن جنت ابھی نہ جا

گود میں تمہاری ہر سو بہار ہے
تجھ سے جہان قلب و جگر مشکبار ہے
دل کا سکون روح کی راحت ابھی نہ جا

صدقے میں تیرے برکتیں بے شمار ہیں
پُر نور تیرے آنے سے لیل و نہار ہیں
اے موسم نجات کی ساعت ابھی نہ جا

غار حرا کا واقعی تو یادگار ہے
قلب شہ زمن کے تو چین و قرار ہے
جان رسول جلوہ قدرت ابھی نہ جا

تبارکؔ معراجِ شہ کی حسیں اک نشان ہے
تجھ سے درخشاں خانہ دل اور جان ہے
ہے التجا رسول کی چاہت ابھی نہ جا

حسین رضی اللہ عنہ آپ کا ھے

یہ سارا زمانہ حسین آپ کا ہے
گھر گھر دیوانہ حسین آپ کا ہے

عَدو کو جو گالی کے بدلے دعا دے
قسم سے وہ نانا حسین آپ کا ہے

یہ لنگر و شربت کی تخصیص ہی کیا
ہر اک دانا دانا حسین آپ کا ہے

کمالِ شجاعت کے نیزے پہ چڑھ کے
وہ قرآں سنانا حسین آپ کا ہے

جو خود بھوکے رہ کر سبھی کو کھلائے
وہ ایسا گھرانہ حسین آپ کا ہے

جسے رب نے جنت کی چابھی عطا کی
وہ شاہ مدینہ حسین آپ کا ہے

وہ تقدیر والا تبارکؔ ہے جس کے
لبوں پہ ترانہ حسین آپ کا ہے

کربلا کا منظر

تجھ میں دم نہیں باطل اُن کو آزمانے کا
حوصلہ یہ رکھتے ہیں حق پہ سر کٹانے کا

سِبطِ مصطفیٰ جیسا حوصلہ جَواں رکھیئے
دینِ مصطفائی پہ زندگی لُٹانے کا

کربلا کے وہ منظر جب بھی یاد آتے ہیں
ذکر ہونے لگتا ہے آپ کے گھرانے کا

صبر جو کیا بے شک فاطمہ کے لالوں نے
ظالموں کے پنجوں سے دین کو بچانے کا

کان کھول کر سن لو خواب دیکھتے رہنا
قرآن دنیا سے دشمنوں مٹانے کا

بیچ دی زبیدہ سے اک حویلی جنت کی
مرتبہ ذرا دیکھو! شاہ کے دیوانے کا

فیض شاہ سرکا ہی بالیقیں تبارکؔ ہے
رنگ قادری ہے جو آپ کے ترانے میں

یلغار کربلا میں

ہے اوج پہ ستم کا بازار کربلا میں
ظلمت کی چل رہی ہے تلوار کربلا میں

چھ ماہ کے اصغر نے دینِ نبی کی خاطر
جاں کر دیا ہے اپنی نثار کربلا میں

چاروں طرف سے سِبطِ سرکارِ دوجہاں پہ
تیروں کی ہو رہی تھی بوچھار کربلا میں

قصرِ یزیدیت میں کُہرام ہوا برپا
گونجا جو شیرِ حق کا للکار کربلا میں

خیبر کا باب جس نے انگلی پہ ہے نچایا
اُترا ہے آج اس کا ہی پیار کربلا میں

نام و نشاں مٹا کے رکھ دیں گے ہم تمہارا
قرآن پہ کیا جو یلغار کربلا میں

دینِ نبی بچانے والا ابنِ زہرا
لے کے چلے تبارکؔ گھر بار کربلا میں

شہادت خرید لی

حسین مجتبیٰ نے امامت خرید لی
سجدے میں سر کٹا کے شہادت خرید لی

میدانِ کربلا سے یہی آتی ہے صدا
سِبطِ رسولِ پاک نے جنت خرید لی

نیزے پہ چڑھ کے سر نے کہا دیکھ لے یزید
بی فاطمہ کے لال نے رفعت خرید لی

دے کر خدا کی راہ میں چھ ماہ کا اصغر
خلدِ بریں کی دیکھئے نعمت خرید لی

آلِ اعجازِ مصطفیٰ تو دیکھئے جناب
ابنِ علی نے حق سے شریعت خرید لی

خیبر کا باب آج بھی کہتا ہے اس طرح
شیرِ خدا نے رب سے شجاعت خرید لی

نثار اس کی شانِ شہادت پہ تبارکؔ
ربِ حرم سے جس نے ہدایت خرید لی

کبھی سجدہ نہیں چھوڑا

دینِ رسولِ پاک کا رستہ نہیں چھوڑا
سب چھوڑ دیا پر کبھی سجدہ نہیں چھوڑا

سر تن سے جدا ہو گیا پر راہِ خدا میں
گھر بار مگر اپنا لٹانا نہیں چھوڑا

ہر سمت تھا پہرہ لگا شبیر پر مگر
دینِ نبی کا آپ نے پہرہ نہیں چھوڑا

بھائی، بھتیجے، بھانجے سبھی ہو گئے قربان
پر آپ نے ہر گز کبھی تقویٰ نہیں چھوڑا

اسلام کے وہ سچے محافظ تھے تبھی تو
ہر حال میں قرآں کا وسیلہ نہیں چھوڑا

پیاسہ ہی نوش کرلیا جو جامِ شہادت
لیکن وہ آج تک مجھے پیاسہ نہیں چھوڑا

تبارکؔ ہمیشہ چلتی رہی بادِ مخالف
لیکن کبھی بھی مدحتِ مولیٰ نہیں چھوڑا

نیزوں کی جھنکار ابھی تک

بلند ہے اسلام کی دستار ابھی تک
زندہ شہِ کربل کا ہے کردار ابھی تک

نام و نشاں یزید کے دنیا سے مٹ گئے
شبیر کے ہیں ہر سو طلب گار ابھی تک

جس راہ سے گزرے ہیں کبھی سبطِ پیمبر
لا رَیب وہ رستہ ہے مشکبار ابھی تک

لعنت برس رہی ہے قصرِ یزید پر
نامِ حسین پہ ہیں انوار ابھی تک

بچپن میں کبھی لپٹے تھے جو شاہِ کربلا
روتے ہیں وہ بھی گنبد و منار ابھی تک

غم کیوں کرے اہلِ جہاں کے ظلم و ستم کا
حسنین ہیں ہمارے پہرہ دار ابھی تک

دیتا ہے دیں پہ مرنے کا جو جذبہ تبارکؔ
شبیر کے نیزوں کی جھنکار ابھی تک

آج ہمارے خواجہ علیہ الرحمۃ کا

کتنا سُندر جلسہ سجا ہے آج ہمارے خواجہ کا
دیوانوں کا میلہ لگا ہے آج ہمارے خواجہ کا

گر کے قدموں میں وہ فوراً میرے نبی کے کلمہ کو
جادو گر نے دل سے پڑھا ہے آج ہمارے خواجہ کا

چندہ ستارے دینے سلامی آئے فلک سے اے لوگو
دامن چشتی جس کو ملا ہے آج ہمارے خواجہ کا

کس کی ہمت ہے جو نکالے مجھ کو وطن سے اے لوگو
ہندوستاں میں جھنڈا گڑا ہے آج ہمارے خواجہ کا

جس نے سجایا شان نے جلسہ اس نے یقیناً اے لوگو
فیض و کرم کا حصہ لیا ہے آج ہمارے خواجہ کا

باغ جنت میں وہ تبارکؔ روز محشر جائے گا
دل سے جو بھی شیدا ہوا ہے آج ہمارے خواجہ کا

بھارت کا سلطان

شمع ایمان ہمارے خواجہ ہیں
ہر سنی کی جان ہمارے خواجہ ہیں

چھوڑ کے ہم نہ جائیں گے اس بھارت کو
بھارت کا سلطان ہمارے خواجہ ہیں

ہر مسلماں بھارت کا یہ کہتا ہے
فخر ہندوستان ہمارے خواجہ ہیں

یہ بھی فیض شاہ مدینہ ہے لوگوں
کہ طیبہ کا مہمان ہمارے خواجہ ہیں

رنگ برنگے پھول وفا کے کھلتے ہیں
ایسا چمنستان ہمارے خواجہ ہیں

نجد کے بندے شان ولایت کیا جانے
ایماں کی پہچان ہمارے خواجہ ہیں

پل میں تبارکؔ اندھوں کو آنکھیں دیدے
ایسا مہربان ہمارے خواجہ ہیں

دربار کچھوچھہ والے کا

اعلیٰ ہے دربار کچھوچھہ والے کا
شیدا ہے سنسار کچھوچھہ والے کا

میرے گھر میں خوب ہے برکت اے لوگو
جب سے ملا ہے پیار کچھوچھہ والے

ہیچ ہے حسن دنیا میری آنکھوں میں
جب سے ہوا دیدار کچھوچھہ والے کا

سر سے ٹوپی خود ہی گرنے لگتی ہے
اونچا ہے مینار کچھوچھہ والے کا

ہندی ، عراقی ، نیپالی و مراٹھی کیا
شیدا ہے سنسار کچھوچھہ والے کا

روضہ ہے مثل جنت اے لوگوں
دیکھ لو ایک بار کچھوچھہ والے

جنت ہے کنفرم تبارکؔ اس کے لئے
جو دل سے ہوا نثار کچھوچھہ والے کا

صورت شاہ سمناں علیہ الرحمۃ

ہوگیا مجھ پہ شہ کی عطا دیکھئے
میری منزل کا مجھ کو پتہ دیکھئے

صورت شاہ سمناں میں اے دوستوں
شمع راہ عشق و وفا دیکھئے

سر پہ تاج ولایت کی کیا بات ہے
سر بھی شاہوں کا در پہ جھکا دیکھئے

زندگی کو ملی اک نئی زندگی
دیکھئے نسبت آئینہ دیکھئے

ڈال دی اک نظر میرے پیر نے
میرا دامن ہے جب سے بھرا دیکھئے

ان کی مدحت سے فوراً تبارکؔ حزیں
ابر فیض و کرم چھا گیا دیکھئے

پرچم فریدی

تیغ علی کا نام مٹایا نہ جائے گا
دنیا سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

محشر میں دیکھ لینا جہنم کی آگ میں
تیغ علی کا شیدا جلایا نہ جائے گا

ہے خانہ جگر میں جس کے نسبت ولی
باب بہشت سے وہ ہٹایا نہ جائے گا

اونچا ہے اور ہمیشہ اونچا ہی رہے گا
یہ پرچم فریدی جھکایا نہ جائے گا

رتبہ بلند جس کو بھی رب نے عطا کیا
رفعت کی منزلوں سے گرایا نہ جائے گا

گھر میں کہاں سے برسے گی رب کی رحمتیں
نیاز فاتحہ جو دلایا نہ جائے گا

نہ ہو اگر عطا تبارکؔ حضور کی
تو شعر منقبت کا سنایا نہ جائے گا

گھرانہ میرے تیغ علی علیہ الرحمہ کا

کہتا ہے اک زمانہ میرے تیغ علی کا
جنت میں ہے ٹھکانہ میرے تیغ علی کا

مثل قمر چمکنے لگا دو جہان میں
جو ہو گیا دیوانہ میرے تیغ علی کا

کہتا ہے ہر مرید یہ مستی میں جھوم کر
با فیض ہے گھرانہ میرے تیغ علی کا

کوئی نمازی شاہ تو کوئی جُناب شاہ
کیا خوب ہے دیوانہ میرے تیغ علی کا

سر کا نہی سے اجمیر و بغداد و مدینہ
رہتا ہے آنا جانا میرے تیغ علی کا

رہتی ہے جہاں بھیڑ فرشتوں کا روزانہ
ایسا ہے آستانہ میرے تیغ علی کا

اس کا نصیب ہو گیا بیدار تبارکؔ
لکھتا ہے جو ترانہ میرے تیغ علی کا

ہمارا ہیں تیغ علی علیہ الرحمہ

غوث و خواجہ کا پیارا ہیں تیغ علی
فیض و رحمت کا دھارا ہیں تیغ علی

بابو کہہ کہہ کے سب کو بلاتا رہا
سیرت شاہ طیبہ سناتا رہا
ایسا مرشد ہمارا ہیں تیغ علی

پل میں موسم کا تیور بدلنے لگا
اک اشارے میں بادل برسنے لگا
اونچا رتبہ تمہارا ہیں تیغ علی

جن کو غوث زماں کا لقب ہے ملا
جن سے روشن ہوا تیغیہ سلسلہ
نور کا وہ منارہ ہیں تیغ علی

مسلک اعلیٰ حضرت کا چرچہ ہوا
ذات سے جس کی روشن علاقہ ہوا
ایسا نوری ستارا ہیں تیغ علی

کیا ڈرائے اسے ظلم کی آندھیا
جگمگاتی رہے گی وہ بستیاں
جس کو تو نے سنوارا ہیں تیغ علی

سخت مشکل میں کوئی مقام آگیا
نام تیغ علی پل میں کام آگیا
جس نے دل سے پکارا ہیں تیغ علی

باغ جنت میں جائے گا وہ حشر میں
اک تبارکؔ ہی کیا چار سو دہر میں
جو بھی شیدا تمہارا ہیں تیغ علی

★★★★★

تیغ علی تیغ علی علیہ الرحمہ

تم چاہو تو صحرا بھی چمنستان ہوجائے
منگتا تمہارے در کا بھی سلطان ہو جائے
تیغ علی تیغ علی تیغ علی تیغ علی

اک میں ہی نہیں قائل سبھی عراق وعجم ہے
ٹائر کی دوکانوں پر تیرا خاص کرم ہے
تیغ علی تیغ علی تیغ علی تیغ علی

ظلم و ستم کا تیر برستا ہی رہے گا
پھر بھی تمہارا شیدا یہ کہتا رہے گا
تیغ علی تیغ علی تیغ علی تیغ علی

مولیٰ علی کے لال ہو خواجہ کے دلارے
تم چاہو تو روشن ہو مقدر کے ستارے
تیغ علی تیغ علی تیغ علی تیغ علی

گولی کی ہو برسات یا گردن پہ ہو خنجر
ہر مشکلوں سے پار ہوجاؤں یہ کہہ کہہ کر
تیغ علی تیغ علی تیغ علی تیغ علی

دامن میرا فیضان تیغیہ سے بھر گیا
لیتے ہی نام ان کا مقدر سنور گیا
تیغ علی تیغ علی تیغ علی تیغ علی

آقا جو تبارکؔ پہ عنایات ہوجائے
تو اس کے ساتھ فیض کی بارات ہوجائے
تیغ علی تیغ علی تیغ علی تیغ علی

★★★★★

آپ کا دیدار ہوا تیغ علی علیہ الرحمہ

تیری الفت میں جو بیمار ہوا تیغ علی
باغ جنت کا وہ حقدار ہوا تیغ علی
اس کی تقدیر کا جگنو ہوا روشن پل میں
جو کوئی حاضر دربار ہوا تیغ علی
اس کی آنکھوں میں ہو غیر کے جلوے کیونکر
جس کو بھی آپ کا دیدار ہوا تیغ علی
وادیٔ نار کی ہے اس کو بشارت بے شک
جو تیرا دہر میں غدار ہوا تیغ علی
جب کبھی یاد مجھے آتی ہے تیری نسبت کی
صحن دل میرا چمن زار ہوا تیغ علی
تیرے دربار کی ہے جس کو غلامی حاصل
اک زمانے کا وہ سردار ہوا تیغ علی
اے تبارکؔ ملی ہے خلد کی نعمت اس کو
جو بھی تیرے نام پہ نثار ہوا تیغ علی

غوث والا رستہ تیغ علی علیہ الرحمہ تمہارا

کیا خوب ہے نصیبہ تیغ علی تمہارا
ہے دوجہاں میں چرچہ تیغ علی تمہارا
خواجہ پیا کی چشم عنایت سے دیکھئے
ہے مرتبہ نرالہ تیغ علی تمہارا
نسبت سے تیری راہ جنت ہے اس نے پائی
ہے غوث والا رستہ تیغ علی تمہارا
ہر شیدا محمد کا یہ جھوم کے کہتا ہے
با فیض ہے یہ جلسہ تیغ علی تمہارا
تقدیر پہ ہماری حوریں مچل رہی ہے
جب سے ہوا میں شیدا تیغ علی تمہارا
جگنو ہوا منور خفتہ میری قسمت کا
جب سے ملا ہے شجرہ تیغ علی تمہارا
تبارکؔ نے ہے سنایا جو منقبت تمہاری
ہے واقعی یہ صدقہ تیغ علی تمہارا

پیار کی کتاب ہیں تیغ علی علیہ الرحمۃ

عشق و الفت کا حسیں اک باب ہیں تیغ علی
گلستان فیض کا گلاب ہیں تیغ علی

ہیں خلیفہ سیدی حضرت جلال الدین کے
آبادانی فیض سے سیراب ہیں تیغ علی

شمع رشد و ہدایت مخزن فیض و عطا
آسمان دین مہتاب ہیں تیغ علی

آبادانی قادری غنچہ و گل سے آپ کا
گلشن عشق و وفا شاداب ہیں تیغ علی

حضرت سمیع احمد منگیری کی دعاؤں کے طفیل
نور و رحمت کا حسیں خطاب ہیں تیغ علی

ہے منور جن کے دم سے اک جہان اولیا
آسمان معرفت کا آفتاب ہیں تیغ علی

اے تبارکؔ سیدی مولیٰ علی کی ہے عطا
اور نبی کے پیار کی کتاب ہیں تیغ علی

حضرت یوسف علی علیہ الرحمۃ

یہ غلام مصطفیٰ ہیں حضرت یوسف علی
عاشق خواجہ پیا ہیں حضرت یوسف علی

ہو رہی ہے بارش رحمت یہاں جو ہر طرف
بالیقیں صدقہ تیرا ہیں حضرت یوسف علی

ہے فقیری میں بھی وہ سلطان اس سنسار میں
جو بھی شیدا آپ کا ہیں حضرت یوسف علی

ہے یقیں جنت الفردوس میں اس کا مکاں
جو بھی دیوانہ تیرا ہیں حضرت یوسف علی

جس کے دم سے ہے منور اک جہان اولیا
نور کا ایسا دِیا ہیں حضرت یوسف علی

اے تبارک واقعی کہتے ہیں سارے اہل دل
جلوہ حق کا پتہ ہیں حضرت یوسف علی

سلام

لامکاں کے تم مکیں ہو سارے عالم سے حسیں ہو
آرزو ہے میرا مدفن شہر طیبہ کی زمیں ہو
یَانَبِی سَلامَ عَلَیْکَ یَارَسُوْل سَلامَ عَلَیْکَ
یَاحَبِیْب سَلامَ عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللہ عَلَیْکَ

اے میرے شاہ مدینہ رحمت حق کا خزینہ
پار ہو موجوں سے آقا عاصی امت کا سفینہ
یَانَبِی سَلامَ عَلَیْکَ یَارَسُوْل سَلامَ عَلَیْکَ
یَاحَبِیْب سَلامَ عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللہ عَلَیْکَ

واقعی تم جان جاں ہو سرور کون و مکاں ہو
ہے عیاں قرآں سے آقا رحمتوں کے گلستاں ہو
یَانَبِی سَلامَ عَلَیْکَ یَارَسُوْل سَلامَ عَلَیْکَ
یَاحَبِیْب سَلامَ عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللہ عَلَیْکَ

سامنے جلوہ تیرا ہو یا نبی وقت قضا ہو
یہ تبارکؔ بھی ادب سے جھوم کر یہ کہہ رہا ہو
یَانَبِی سَلامَ عَلَیْکَ یَارَسُوْل سَلامَ عَلَیْکَ
یَاحَبِیْب سَلامَ عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللہ عَلَیْکَ